سوال

(158)اشارہ بالسبابہ عندالتشہد فی الصلوۃ حدیث شریف سے ثابت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اشارہ بالسبابہ عندالتشہد فی الصلوۃ حدیث شریف سے ثابت ہے یا نہیں اوراس کا کیا حکم ہے اور محققین حنفیہ کا اسباب میں کیا مسلک ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اشارہ بالسبابہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے :

(ترجمہ) ’’علی بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں : میں نماز پڑھنے کے دوران کنکریوں سے کھیل رہا تھا عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ کو دیکھ لیا نماز سے فارغ ہو کر مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا جس طرح رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے اسی طرح کیا کر میں نے پوچھا آپ کیسے کیا کرتے تھے فرمایا جب نماز میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی تمام انگلیاں بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ فرماتے اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب آپ نماز میں بیٹھتے تو دایاں ہاتھ اپنے گھٹنہ پر رکھتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اٹھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے۔‘‘ (رواہ الترمذی)

اسی طرح صحیح مسلم و دیگر کتب احادیث میں حدیث اس باب کی موجود ہے اور اسی پر عمل ہے تمام صحابہ اور تابعین و ائمہ اربعہ و دیگر محدثین متقدمین و متاخرین کا کسی اہل علم کا اس مسئلہ میں خلاف نہیں اور یہ جو بعض کتب فقہ حنفیہ میں کراہیت اس کی منقول ہے وہ مردود ہے قابل اعتبار اور لائق احتجاج نہیں اور ہرگز کراہیت اس کی بسند صحیح امام ابوحنیفہ تک نہیں پہنچی۔ بلکہ امام محمد کو جو شاگرد رشید امام صاحب کے ہیں مؤطا میں اپنے بعد نقل حدیث اس باب کی فرماتے ہیں۔ قال[1] محمد و بصنیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناخذ وھو قول ابی حنفیۃ انتہی اور محقق حنفیہ شیخ کمال الدین ابن الہام فتح القدیر میں فرماتے ہیں۔ لاشک[2]ان وضع الکف مع قبض الاصابع لایتحقق حقیقۃ فالمراد واللہ اعلم وضع الکف ثم قبض الاصابع بعد ذلک عند الاشارۃ وھو المروی عن محمد فی کیفیۃ الاشارۃ قال یقبض خنصرہ والتی تلیھا ویحلق الوسطی والابھام ویقیم المسبحۃ وکذا عن ابی یوسف فی الامالی وھذا فرع تصحیح الاشارۃ وعن کثیر من المشائخ انہ لایشیر اصلا وھو خلاف الراویۃ والدرایۃ انتہی۔

اور اسی طرح ملا علی قاری تزئین العبارۃ فی تحسین الاشارۃ میں و شیخ ولی اللہ المحدث مسوی شرح موطا اور حجۃ اللہ البالغۃ میں اور محمد بن عبداللہ الزرکانی شرح موطا میں و شیخ عبدالحق دہلوی شرح مشکوٰۃ و شرح سفر السعادت میں و علاؤالدین حصکفی در مختار میں اور ابن عابدین رد المختار میں فرماتے ہیں۔

---

[1] امام محمد کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل پر ہی عمل کرتے ہیں اور ابو حنیفہ نے بھی یہی کہا ہے۔

[2] یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں بند کرکے ہتھیلیاں ان پر نہیں رکھی جا سکتی مطلب یہ ہے کہ پہلے ہتھیلی رکھے پھر اشارہ کرتے وقت انگلیاں بند کرے اور امام محمد نے اشارہ کی کیفیت اس طرح بیان کی ہے کہ دونوں آخری انگلیاں بند کرکے انگوٹھے اور بڑی انگلی کا حلقہ بنائے اور سبابہ سے اشارہ کرے اور کچھ مشائخ اشارے کے قائل نہیں ہیں لیکن یہ عقل اور نقل دونوں کے برخلاف ہے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01